کتابیات

قرب الاسناد	علل الشرائع	بلد الامین
بشارۃ المصطفیٰ	دعائم الاسلام	امالی الصدوقؒ
فلاح السائل	عقائد	تفسیر الامامؑ
ثواب الاعمال	عدت	امالی الشیخؒ
احتجاج	اعلام الوریٰ	تمحیص
مجالس المفید	عیون و المحاسن	عمدۃ
فہرست النجاشی	غرر و الدرر	مصباح الشریعہ
جامع الاخبار	غیبۃ الشیخ	مصباحین
جمال الاسبوع	غوالی اللئالی	معانی الاخبار
جنت	تحف العقول	مکارم الاخلاق
فرحت الغری	فتح الابواب	کامل الزیارۃ
کتاب الاختصاص	تفسیر علی بن ابراہیم	منہاج
منتخب البصائر	تفسیر فرات بن ابراہیم	مہج الدعوات
عدد	کتاب الروضہ	عیون اخبار الرضاؑ
سرائر	کتاب العتیق الغروی	تنبیہ خاطر
محاسن	مناقب ابن شہر آشوب	کتاب نجوم
ارشاد	قبس المصباح	کفایہ
کشف الیقین	قضاء الحقوق	نہج البلاغہ
تفسیر العیاشی	اقبال الاعمال	غیبۃ النعمانی
قصص الانبیاء	دروع	ہدایت
استبصار	کمال الدین	تہذیب
مصباح الزائر	کافی	خرائج
صحیفۃ الرضاؑ	رجال الکشی	توحید
فقہ الرضاؑ	کشف الغمہ	بصائر الدرجات
ضوء الشہاب	مصباح الکفعمی	طرائف
روضۃ الواعظین	کنز جامع الفوائد و	فضائل
صراط المستقیم	تاویل الآیات الظاہرہ	کتابی الحسین بن سعید
امان الاخطار	معاً	اولکتابہ والنوادر
طب الائمہ	خصال	من لایحضرہ الفقیہ

بحار الانوار (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوازدہم ۱۲

در حالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

مصنّف ______ علاّمہ محمد باقر مجلسیؒ
مترجم ______ مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)
کاتب ______ سید محمد جعفر حسین زیدی - ۳۶ بی - لانڈھی
طابع ______ سندھ آفسٹ پریس - کراچی
ناشر ______ محفوظ بُک ایجنسی مارٹن روڈ - کراچی
سن اشاعت ______ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ ہجری/ ۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

---

۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

Butt

باسمہ سبحانہ تعہ

علاّمہ مجلسی علیہ الرحمہ کی شہرۂ آفاق کتاب "بحار الانوار" طبع جدید کی جلد ۵۲-۵۳ مشتمل بر حالاتِ حضرت امام عصر عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ کا اردو ترجمہ پہلی بار ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس سے قبل جلد ۵۱ کا ترجمہ جو کہ ۲۲ باب پر مشتمل تھا۔ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب باب ۲۳ سے باب ۳۱ کا ترجمہ حاضرِ خدمت ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک شیشی کا عطر دوسری شیشی میں انڈیلنے کی کوشش کرے۔ اوّل تو انڈیلتے وقت کچھ نہ کچھ گر جائیگا اور اگر بڑی احتیاط برتی اگر نے نہ دیا تو پہلی شیشی میں کچھ لپٹا ہوا تو ضرور رہ جائیگا یعنی پورے کا پورا عطر دوسری شیشی میں منتقل نہیں ہو سکتا۔

یہی حال ترجمے کا ہے۔ مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور احتیاط سے کام لے ایک زبان کا پورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے اور وہ بھی آیات قرآنی، احادیثِ رسولؐ اور اقوالِ ائمہ معصومین علیہم السّلام، جن کے مفاہیم کا مع اپنے تمام اعماق و بطون کے کسی ترجمے میں سمٹ آنا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو نمازوں میں سورہ ہائے قرآنی کی قرأت لازم نہ قرار دی جاتی، بلکہ اس کا ترجمہ ہی پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا۔

بہرحال کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف و شُستہ ہو اپنے متن کے دامن سے وابستہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو اصل تک پہنچنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔

"وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ"

وَالسَّلام - سیّد حسن امداد - ممتاز الافاضل

ثم قال: اِنَّ النّاس فی ھدنۃ ، نناکحھم ونوارثھم ونقیھم علیھم الحدود ونؤدّی اماناتھم حتّی اذا قام القائم جاءت المزاملۃ ویأتی الرّجل الی کیس اخیہ فیأخذ حاجتہ لا یمنعہ۔" (کتاب الاختصاص)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ، کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک برادرِ مومن کسی دوسرے اپنے برادرِ مومن کے تھیلے سے اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال لے اور وہ اُسے منع نہ کرے؟

اُس نے کہا: نہیں، (یہ دور ایسا نہیں ہے)

آپ نے فرمایا: (جب مال میں اتنا بخل ہے) تو کسی کے لیے خون دینے میں تو اِس سے زیادہ بخل اور کنجوسی ہوگی۔

پھر فرمایا: سنو! یہ خاموشی اور جنگ بندی کا دور ہے اس میں ہم ان لوگوں سے شادی بیاہ کریں گے، ایکدوسرے کے وارث بھی بنیں گے، اُن پر حدود قائم کریں گے اور اُنکی امانتیں بھی واپس کریں گے، مگر جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا تو اصل دوستی اور مرافقت کا وہ دَور ہوگا کہ اُس وقت ایک شخص اگر اپنے کسی بھائی کے تھیلے سے اپنی ضرورت بھر رقم نکال کرلیجائے گا تو وہ اُسے منع نہیں کرے گا۔" (کتاب الاختصاص)

(۱۶۵) "امیرالمومنین" صرف حضرت علیؑ کے لیے مخصوص لقب ہے

جعفر بن محمدؐ فزاری نے عمران بن داہر سے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السّلام کو امیرالمومنین کہکر سلام کرسکتے ہیں؟

قالؑ" لا۔ ذٰلک اسم سمّاہ اللہ امیرالمؤمنینؑ لا یسمّی بہ اَحد قبلہ ولا بعدہ اِلّا کافر۔"

قال: فکیف نسلّم علیہ؟

قالؑ: تقول: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابَقِیَّۃَ اللہ۔

ثمّ قرأ جعفر علیہ السّلام: "بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" (سورہ ہود آیت ۸۶) (کافی)

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیرالمومنین (حضرت علی علیہ السّلام) کیلئے مخصوص فرمادیا ہے۔ آپؑ سے قبل یا آپؑ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا، وہ کافر ہوگا۔

اُس نے عرض کیا: پھر ہم اُن کو کیا کہکر سلام کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیے کہ اس طرح سلام کرو۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابَقِیَّتَ اللّٰہ"

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی:

"بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" (ھودؑ آیت ۸۶)

(اللہ کا بقیہ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو)

(۱۶۶) اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگیا

حسین بن علی بن بزیع معنعنًا نے زید بن علی سے روایت ہے اُنھوں نے بیان کیا

" اذا قام القائم من آل محمدؐ: یقول: ایھا النّاس نحن الّذین وعدکم اللہ تعالیٰ فی کتابہ:

(الآیۃ) " اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ" (سورۃ الحج ۲۲ آیت ۴۱)

ترجمہ روایت " جب قائم آلِ محمدؐ ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: اے لوگو! ہم وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا ہے:

ترجمہ آیت: کہ:" یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

(۱۶۷) ناصبی، امام قائمؑ کے دَورِ حکومت میں؟

قاسم بن عبید معنعنًا نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سورۃ فرقان ۲۵ کی مندرجہ ذیل (آیت ۶۳ تا آیت ۷۶) تیرہ آیتوں کے متعلق دریافت کیا:

(آیت ۶۳) " اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۶۳"

ترجمہ: (یہ وہی ہیں جو زمین پر بڑی انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ

اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں (غصّے سے کوئی بات نہیں کرتے)

آیتؔ (۶۴): ”وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝۶۴“

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں ہی راتیں بسر کرتے ہیں۔)

(آیتؔ ۶۵) ”وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ
اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ۖ (۶۵)

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو پھیر دے
(یعنی دور ہی رکھ عذابِ دوزخ کو) بلاشبہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔)

(آیتؔ ۶۶) ”اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝۶۶“

ترجمہ: (بیشک وہ (جہنّم) نہایت بُرا ٹھکانہ اور (بُری) قیامگاہ و مقام ہے

(آیتؔ ۶۷) ”وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ (۲۲)
بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝۶۷“

ترجمہ: (اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بُخل
(سے کام لیتے ہیں) اور اُن کی روش اور طریقہ تو متوسّط و میانہ ہے)

(آیتؔ ۶۸) ”وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
يَلْقَ اَثَامًا ۝ۙ ۶۸“

ترجمہ: (اور جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے نفس کو
قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہو، مگر حق کے ساتھ، اور
نہ وہ کبھی زنا کرتے ہیں، اور جو ایسا فعل کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔“

(آیتؔ ۶۹) ”يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ۖ ۶۹“

ترجمہ: (قیامت کے دن اُس پر عذاب دُوگنا کر دیا جائے گا، اور وہ اُس (جہنّم)
میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔“)

(آیتؔ ۷۰) ”اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ (۱۲۱)
اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۷۰“

ترجمہ: (سوائے اُن کے جنھوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اعمالِ صالح
بجا لائے، پس وہی ہیں جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور
اللہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔)

(آیتؔ ۷۱) ”وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝۷۱“

ترجمہ: (اور جس نے توبہ کی، اور اعمالِ صالح بجا لایا، پس وہ پلٹے گا اللہ کی
طرف (اس طرح) جیسا کہ رُجوع کرنے (پلٹنے) کا حق ہے۔)

(آیتؔ ۷۲) ”وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا
كِرَامًا ۝۷۲

ترجمہ: (اور وہ جو کبھی حاضر نہیں ہوتے گانے (کی محافل و اجتماعات) میں اور
جب لغویات (گناہ کی چیزوں) کے پاس سے گذرتے ہیں تو شریفانہ اور
بزرگانہ انداز میں گذر جاتے ہیں۔)

(آیتؔ ۷۳) ”وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝۷۳“

ترجمہ: (اور وہ کہ جب اُنھیں وعظ و نصیحت کی جائے اُن کے پروردگار کی آیتوں کے
ذریعے سے، تو وہ اُن کے خلاف نہیں ہو پڑتے اندھے اور بہرے ہو کر۔)

(آیتؔ ۷۴) ”وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا
قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝۷۴“

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہماری ازواج
اور ہماری ذرّیتوں میں سے ہمیں عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں
متّقیوں کا امام بنا دے۔“

(آیتؔ ۷۵) ”اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ۙ ۷۵“

ترجمہ: (ایسے ہی لوگوں کو جزا دی جائے گی بلند درجہ کی، بوجہ اُس صبر کے جو
اُنھوں کیا، اور اُن لوگوں میں ہدیۂ تہنیت اور سلام بھیجا جائے گا۔)

(آیتؔ ۷۶) ”خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝“

ترجمہ: (وہ اُس (جنّت) میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمدہ جائے رہائش اور
قیام گاہ ہے۔“[۱]

آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ: ”الذین یمشون علی الارض ھونا“ سے مراد اوصیا ہیں جو
زمین پر نرم رفتار رکھیں گے، مگر جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا تو تمام ناصبی،
(دشمنانِ اہلِ بیتؑ) آپؑ کے سامنے پیش کیے جائیں گے:

[۱] سورۂ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر ”انوار النجف“ جلد ۱۰ میں ملاحظہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ
[illegible] اضافہ ہوگا اور مزید نورانیت حاصل ہوگی

قالؑ: "فان اقرّ بالاسلام وهی الولایة والّا ضربت عنقه او اقرّ بالجزیة فادّاها کما یؤدّی اهل الذّمة۔"

آپؑ نے فرمایا: (پس اگر اُنھوں نے اسلام یعنی ولایت کا اقرار کرلیا تو ٹھیک، ورنہ اُنکی گردن ماردی جائے گی، یا پھر یہ کہ وہ جزیہ دینے کا اقرار کریں، اور ذمّی کفّار کی طرح وہ بھی جزیہ ادا کریں۔) (کافی)

۱۶۸ بنی شیبہ کی سزا

کچھ راویوں نے احمد بن محمدؒ سے، اُنھوں نے علی بن حسن تیمی سے، اُنھوں نے اپنے دو بھائیوں محمدؒ اور احمد سے، اُنھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، اُنھوں نے مروان بن مسلم سے، اُنھوں نے سعید ابن عمر جعفی سے، اُنھوں نے اہلِ مصر کے ایک شخص سے، اور اُس شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قالؑ: "اما انّ قائمنا علیہ السّلام لو قد قام لاخذ بنی شیبة وقطع ایدیهم وطاف بهم۔ وقال: هؤلاء سرّاق الله" (کافی)

آپؑ نے فرمایا: جب ہمارا قائم علیہ السّلام ظہور کرے گا تو بنی شیبہ کو گرفتار کرلئے گا اور اُن لوگوں کے ہاتھ کاٹے گا، اُنھیں بازاروں میں پھرائے جانے حکم دے گا اور یہ مشتہر کرائے گا کہ دیکھو! یہ سب کے سب اللہ کے چور ہیں۔" (کافی)

۱۶۹ امام قائمؑ کا پہلا عدل ؟

محمدؒ بن یحیی وغیرہ سے، اُنھوں نے احمد بن ہلال سے، اُنھوں نے احمد بن محمدؒ سے اُنھوں نے ایک شخص سے، اور اُس شخص نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "اوّل مایظهر القائم من العدل ان ینادی منادیه ان یسلّم صاحب النافلة لصاحب الفریضة الحجر الاسود والطواف۔"

آپؑ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السّلام سب سے پہلے عدل کا اظہار اسطرح فرمائیں گے کہ اُن کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ صاحبِ نافلہ لوگ صاحبِ فریضہ لوگوں کو حجرِ اسود اور طواف حوالے کریں۔"

(کافی)

۱۷۰ چھت دار مسجدیں

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ عمیر سے، اُنھوں نے حمّاد سے، اُنھوں نے حلبی سے روایت کی ہے اور حلبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا کہ: کیا مُسَقّف (چھت دار) مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

فقالؑ: نعم، ولٰکن لایضرّکم الیوم، ولو قد کان العدل لرأیتم کیف یصنع فی ذالك۔" (کافی)

آپؑ نے فرمایا: ہاں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کوئی ہرج نہیں، البتہ جب عدل کا دور آئے گا تو دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ (کافی)

۱۷۱ تصویر دار مسجدیں

حسن بن علی علوی نے سہل بن جمہور سے، اُنھوں نے عبدالعظیم ابن عبداللہ علوی سے، اُنھوں نے حسن بن حسین عرنی سے، اُنھوں نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ تصویر لگی ہوئی مساجد میں نماز کا کیا حکم ہے؟

فقالؑ: اکره ذلك، ولٰکن لایضرّکم الیوم، ولو قد قام العدل لرأیتم کیف یصنع فی ذالك" (کافی)

آپؑ نے فرمایا: "میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کوحرج نہیں، البتہ، جب عدل قائم ہوگا تب تم دیکھنا کہ وہ اِس سلسلے میں کیا کرینگے۔" (کافی)

۱۷۲ مسجدِ کوفہ کے وسط میں چار چشمے

احمد بن محمدؒ نے یعقوب بن عبداللہ سے، اُنھوں نے اسماعیل بن زیدؔ کاہلی کے غلام سے اُس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ کا ارشاد ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے مسجدِ کوفہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:

قالؑ "فی وصف مسجد الکوفة:

فی وسطه عین من دهن وعین من لبن، وعین من ماء، شراب للمؤمنین وعین من ماء طهور للمؤمنین۔" (تہذیب)

(الآیۃ) فَاٰمَنَتْ . . . . ظٰھِرِیْنَ ۝۱۴ (صف ۶۱ ، ۱۴)

ترجمۂ آیت : (پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔ پس ہم نے مدد کی ایمان والوں کی اُن کے دشمنوں کے خلاف اور وہ مغلوب ہوئے)

(روایت) پھر ہم اہلِ بیت میں سے ایک قائم جب ظہور کرے گا اور تم لوگوں سے ایک بات کہیگا تو تم لوگ بھی اُسے برداشت نہ کروگے اور تم لوگ مقام رمیلہ میں اس پر خروج کروگے اور وہ بھی تم لوگوں سے جنگ کرے گا اور تمھیں قتل کرڈالے گا۔ اور یہ آخری خروج ہوگا جو امام قائم علیہ السلام پر کیا جائے گا۔" (کتاب حسین بن سعید)

(۱۷۵) ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا ؟

محمدّ بن یحییٰ نے احمد بن محمدّ سے ، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے ، اُنھوں نے احول سے ، اُنھوں نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے سلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ :

"اذا قام القائم علیہ السلام عرض الایمان علیٰ کُلِّ ناصب فان دخل فیہ بحقیقۃ واِلَّا ضرب عنقہ اَوْ یُؤَدِّی الجزیۃ کما یُؤَدِّیھا الیوم اھل الذِّمّۃ ، و یشدُّ علیٰ وسطہ الھمیان ، و یخرجھم من الامصار الی السّواد۔" (کافی)

آپ نے فرمایا " جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہر ناصبی (دشمنِ اہلِ بیت) کے سامنے ایمان پیش کیا جائے گا، اگر وہ حقیقتاً داخلِ ایمان ہوگیا تو ٹھیک۔ ورنہ اُس کی گردن ماردی جائے گی، یا جسطرح کافر ذمی آجکل جزیہ ادا کرتا ہے، وہ بھی جزیہ ادا کریگا، اور اپنی کمر میں ہمیان (روپیوں یا درہم و دیناروں کی تھیلی) باندھ کر اُس دیار سے نکل کر حبش کی طرف چلا جائے گا۔" (کافی)

(۱۷۶) امام قائمؑ کے ظہور کا اہم مقصد ؟

علی بن محمدّ نے صالح بن ابوحماد سے، اُنھوں نے محمدّ بن عبداللہ بن مہران سے، اُنھوں نے عبدالملک بن بشیر سے ، اُنھوں نے عیثم بن سلیمان سے ، اُنھوں نے معاویہ بن عمار سے ، اور معاویہ بن عمّار نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :

قالؑ " اذا تمنّیٰ احدکم القائمُ فلیمنّہ فی عافیۃ فانّ اللہ بعث محمّدًا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رحمۃ و یبعث القائمؑ نقمۃ ۔" (کافی)

آپؑ نے فرمایا : " اگر تم میں سے کوئی امام قائم علیہ السلام کے عہد کے پانے کا متمنّی ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی عافیت کے لیے بھی دعا کرے ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدّ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو رحمت اور نرمی کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقمت (و تدارک) کے لیے مبعوث فرمائے گا۔

نوٹ : (کیونکہ لوگوں کو بعثتِ پیغمبرؐ سے ظہور امام قائمؑ تک کے طویل زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ، اگر اس کے بعد بھی لوگ دینِ حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر ہی اَڑے رہتے ہیں تو پھر اس کا تدارک نقمت ہی ہے۔)

(۱۷۷) آپؑ کا مسکن مسجدِ سہلہ میں ہوگا

ابوبصیر سے روایت ہے اُنھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا : " یا ابا محمّد کانّی اری نزول القائمُ علیہ السلام فی مسجد السھلۃ باھلہ وعیالہ۔"

قلت : یکون منزلہ جعلت فداك ؟

قالؑ : نعم ، کان فیہ منزل اِدریسؑ ، وکان منزل ابراھیمؑ خلیل الرّحمٰن ، وما بعث اللہ نبیًّا اِلّا وقد صلّی فیہ وفیہ مسکن الخضرؑ (والمقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وما من مؤمن ولا مؤمنۃ اِلّا وقلبہ یحنُّ الیہ)

قلت : جعلت فداك ؟ لایزال القائمُ فیہ ابدًا ؟

قالؑ : نعم۔

قلت : فمن بعدہ ؟

قالؑ : ھٰکذا من بعدہ الی انقضاءِ الخلق۔

قلت : فما یکون من اھل الذّمّۃ عندہ ؟

قالؑ : یسالمھم کما سالمھم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ ولیؤدّون عن یدٍ وّھم صاغرون۔

قلت : فمن نصب لکم عداوۃ ؟